ایک حدیث

چھوٹی نیکی کو بھی کم نہ سمجھو

ترمذی نے سیدنا ابوذر غفاریؓ کی زبانی حضورؐ کا ایک ارشاد یوں نقل کیا ہے:

لا یحقرن احدکم شیئاً من المعروف فان لم یجد فلیلق اخاہ بوجہ طلق - واذا اشتریت لحما او طبخت قدرا فاکثر مرقتہ واغرف لجارک منہ -

کوئی شخص کسی ادنیٰ معروف کو بھی حقیر نہ سمجھے۔ اگر یہ نہ کر سکتا ہو تو کم از کم یہی کرے کہ اپنے بھائی سے جب ملے تو خوش روئی سے پیش آئے۔ اور جب تم گوشت خرید یا ہانڈی پکاؤ تو شوربا کچھ زیادہ کر دو اور تھوڑا اپنے پڑوسی کے لیے بھی نکال لو۔

احادیث میں جتنے اوامر و نواہی ہیں ان کا بڑا مقصد یہی ہے کہ انسان معاشرے کے لیے اچھا فرد بنے اور اللہ کے بندوں سے اس کے تعلقات خوشگوار رہیں۔ انہی احکام میں ایک حدیث یہ بھی ہے جس میں کئی باتیں فرمائی گئی ہیں:

پہلا ارشاد یہ ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے "معروف" کو بہ نظرِ حقارت نہ دیکھو۔ معروف کے معنی ہیں جانی پہچانی چیز۔ اس کی ضد ہے "منکر" یعنی ہر وہ بات جس سے طبعاً گریز ہو۔ بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کی اچھائی یا برائی غور و فکر کے بعد واضح ہوتی ہے۔ اور بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ جب وہ سامنے آتی ہیں تو ان کی خوبی و زشتی کسی استدلال یا غور و فکر کی محتاج نہیں ہوتی بلکہ پہلی نظر میں وجدانی طور پر وہ بری یا بھلی معلوم ہو جاتی ہے۔ گویا وہ جانی پہچانی چیز ہوتی ہے۔ اسی کو معروف کہتے ہیں۔ اس کی بے شمار قسمیں اور طریقے ہیں اور ہر ایک کے مختلف لحاظ سے ان گنت درجے ہیں۔ کوئی معروف چھوٹے سے چھوٹے درجے کا بھی ہو تو اسے حقیر اور معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔ ورنہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ یا تو دوسروں کے معمولی معروف میں شکر گزاری کا جذبہ نہیں پیدا کر سکے گا یا وہ خود بھی دوسرے کے ساتھ بعض معروفات ادا کرنے میں صرف اس لیے ہچکچائے گا کہ وہ بہت معمولی اور ادنیٰ درجے کے ہیں۔ یہ دونوں نقصانات ایسے ہیں کہ اس سے معروفات کے دریچے بند ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ معمولی معروف کرنے میں ہچکچائے تو کسی وقت بڑے معروف میں بھی رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔ پھر اگر کسی دوسرے کے معروف کو حقیر نظروں سے دیکھے تو اسے مزید معروفات کی بھی ہمت نہیں رہے گی۔

عموماً چھوٹے ہی معروفات کی بدولت بڑے معروفات کا دروازہ کھلتا ہے۔ علاوہ ازیں چھوٹے چھوٹے بہت

سے معروفات مل کر بھی ایک بڑا معروف بن جاتا ہے ۔ نیز بعض اوقات ایک ادنیٰ سا معروف بھی نتائج کے اعتبار سے بہت اعلیٰ معروف ثابت ہوتا ہے ۔ ایک معمولی سی دوا کی خوراک ادنیٰ سی چیز ہے لیکن بعض اوقات اسی معمولی معروف سے ایک انسانی جان ہلاکت سے محفوظ ہو جاتی ہے ۔ غرض کسی معروف کو بھی خواہ وہ بہ ظاہر کتنا ہی ادنیٰ دکھائی دے معمولی نہیں سمجھنا چاہیئے ۔ قطرہ قطرہ بہم شود دریا ۔

اس سلسلے میں ایک بہت معمولی سے معروف کا اس حدیث میں یوں ذکر کیا گیا ہے کہ اگر بڑے اور اعلیٰ معروفات کا موقع یا استطاعت نہ ہو تو کم از کم اتنا ہی کرو کہ جب اپنے کسی بھائی سے ملو تو ہنس مکھ بن کر ملو ۔ خوش روئی اور خندہ پیشانی کے ساتھ ملو ۔ مرجھائے ہوئے چہرے یا ناک بھوں چڑھا کر، تیوری پر بل ڈالے ہوئے عبوساً قمطریراً ہو کر ملنے سے پہلے ہی قدم پر برا اثر پڑتا ہے اور شگفتگی یا تبسم زیر لب کے ساتھ ملنے سے خوش مزاجی کا اچھا اثر پڑتا ہے ۔ ملنے والا دعائیں دیتا ہوا جاتا ہے ۔ اگر اس کا مقصد پورا نہ بھی ہو سکے تو کم از کم وہ کج خلقی کا کوئی برا اثر لے کر نہیں جاتا ۔ ذرا خوش مزاجی سے ملنا بہ ظاہر کوئی بہت بڑا معروف نہیں لیکن ارشاد یہ ہے کہ اس معروف کو بھی بہ نظر حقارت نہ دیکھو ۔ اتنی سی بات سے بھی آئندہ بڑے خوشگوار نتائج برآمد ہو سکتے ہیں ۔

یہ تو ملنے جلنے کے متعلق ارشادات تھے ۔ اس کے بعد ہی کچھ پڑوسی کا حق بتایا گیا ہے کیونکہ ملنے جلنے کے زیادہ مواقع پڑوسیوں ہی کے ساتھ پیش آتے ہیں ۔ خوش روئی کے ساتھ پیش آنے کی پہلی نوبت یہیں آیا کرتی ہے ۔ لیکن اپنے خُلق کو محض خوش روئی تک ہی محدود رکھنا مقصود نہیں ۔ یہ تو پہلا قدم ہے ۔ اس کے بعد کچھ اور بھی کرنا ہے ، اور کچھ کرنے کے لیے پہلا زینہ وہ ہے جس کا یہاں ذکر ہے ۔ ارشاد ہے کہ جب گوشت لاؤ یا کوئی اور ہانڈی پکاؤ تو اس میں سے کچھ حصہ پڑوسی کے لیے بھی نکال لو ۔ اگر یوں گنجائش نہ ہو تو اپنی ہانڈی میں ذرا شوربہ ہی زیادہ کر دو تاکہ دونوں کا کام چل جائے ۔ تمہیں کوئی کمی نہ پڑے اور پڑوسی کا حصہ نکل سکے ۔ یہ کوئی بڑا ایثار نہیں ۔ بہ ظاہر معمولی سا معروف نظر آتا ہے لیکن تجربہ شاہد ہے کہ اس کے نتائج بڑے دوررس اور خوشگوار ہوتے ہیں ۔ اس سے باہمی تلخیاں دور ہو جاتی ہیں ، رواداری اور باہمی محبت پیدا ہوتی ہے ۔ یوں بھی بعض روایات میں ہے کہ تھادُوا وتحابُوا آپس میں ہدایا کا مبادلہ کیا کرو کیونکہ اس سے باہمی الفت پیدا ہوتی ہے ۔ جب عام لوگوں کے ساتھ یہ سلوک باہمی الفت کا سبب ہوتا ہے تو پڑوسیوں کے حق میں تو اور بھی زیادہ ہونا چاہیئے ۔

پڑوسیوں کے حقوق کتاب وسنت میں اس قدر ہیں کہ ان کے لیے الگ ہی مضمون ہونا چاہیئے ۔ یہاں صرف دو مثالیں سن لیجئے ۔ قرآن میں جن لوگوں کا حق ادا کرنے کی تاکید ہے ان میں والجار ذی القربیٰ والجار الجنب بھی ہیں یعنی قریبی اور دور کے پڑوسی ــــ اور ایک حدیث میں تو یہاں تک آیا ہے کہ لا یزال یوصینی جبریل بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ مجھے جبریل نے پڑوسی کے بارے میں اس قدر بار بار وصیت کی ہے کہ مجھے تو یہ گمان

ہو گیا تھا کہ اب عن قریب وہ اسے وارث بنا دیں گے ـــــ جب صورتِ حال یہ ہے تو یہ سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں ہونی چاہیئے کہ پڑوسی کو تھوڑا سالن بھیج دینا حقوقِ ہمسائگی ادا کرنے کی طرف پہلا اور ضروری قدم ہے۔

ایک نکتہ یہ بھی پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ یہاں اگرچہ محض شوربے کا ذکر ہے لیکن اس کا مقصد محض شوربا ہی نہیں۔ لفظوں کے پیچھے چلنے اور اس کی اسپرٹ کو پس پشت ڈالنے کا مطلب تو صرف یہ ہوگا کہ شوربا تو پڑوسی کو ضرور بھیجو لیکن بوٹی، روٹی، حلوہ، پوری یا اور کوئی چیز پکے تو مت بھیجو۔ استغفراللہ۔ ہر قانون کا ایک مقصد، ایک اسپرٹ اور ایک غایت ہوتی ہے جس کے بغیر سارا قانون بے روح ہو جاتا ہے۔ یہاں حدیث میں صرف شوربا ہی مقصود نہیں۔ ہر طرح کی چیز ـــــ بلکہ اس سے بھی آگے ـــــ ہر طرح کا حق ادا کرنا مراد ہے۔ (محمد جعفر)

مطبوعاتِ بزمِ اقبال و مجلسِ ترقی ادب

مجلۂ اقبال سہ ماہی۔ مدیر: ایم۔ ایم شریف۔ بشیر احمد ڈار۔ سالانہ دس روپے

صحیفہ سہ ماہی۔ مدیر: سید عابد علی عابد۔ سید سجاد رضوی۔ سالانہ دس روپے

		روپے
میٹا فزکس آف پرشیا۔	مصنفہ علامہ اقبال	۵ ـــ ۰ ـــ ۰
اقبال اینڈ والنٹرزم۔	مصنفہ بشیر احمد ڈار	۶ ـــ ۰ ـــ ۰
فکرِ اقبال۔	مصنفہ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم	۱۰ ـــ ۰ ـــ ۰
ذکرِ اقبال۔	مصنفہ عبدالمجید سالک	۵ ـــ ۰ ـــ ۰
اسلام اور تحریکِ تجدد مصر میں۔	مترجمہ عبدالمجید سالک	۵ ـــ ۰ ـــ ۰
غیب و شہود۔	مصنفہ سید نذیر نیازی	۳ ـــ ۴ ـــ ۰
جمالیاتِ قرآن کی روشنی میں۔	مصنفہ نصیر احمد	۴ ـــ ۰ ـــ ۰
نظامِ معاشرہ اور اسلام۔	مترجمہ عبدالمجید سالک و عزیز	۴ ـــ ۰ ـــ ۰
دولتِ اقوام ۳ جلد۔	مترجمہ عطاء اللہ فخری	۳۶ ـــ ۰ ـــ ۰
سائنس سب کے لیے۔	مترجمہ آفتاب حسن	۲۰ ـــ ۰ ـــ ۰
فلسفۂ جدید۔	مترجمہ آشکار حسین	۲ ـــ ۰ ـــ ۰
تاریخِ اقوامِ عالم۔	مرتبہ مرتضیٰ احمد خاں	۱۰ ـــ ۰ ـــ ۰

ملنے کا پتہ: سیکریٹری بزمِ اقبال و مجلسِ ترقی ادب۔ نرسنگھ داس گارڈن۔ لاہور